65853 ـ قبلہ رخ ہونے كى شرط ساقط ہونے والى حالتيں

سوال

وہ كونسى حالتيں ہيں جن ميں قبلہ رخ ميں تبديلى ممكن ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

شائد سائل يہ معلوم كرنا چاہتا ہے كہ كن حالات ميں نماز ميں استقبال قبلہ ساقط ہوتا ہے، اور قبلہ رخ كى بجائے كسى اور طرف رخ كر كے نماز ادا كرنا صحيح ہے.

" نماز صحيح ہونے كى شروط ميں استقبال قبلہ يعنى قبلہ رخ ہو كر نماز ادا كرنا شرط ہے، اس كے ليے بغير نماز صحيح نہيں، كيونكہ اللہ سبحانہ وتعالى نے قرآن مجيد ميں اس حكم كو تكرار سے بيان كيا ہے:

اور آپ جہاں بھى جائيں اپنا چہرہ مسجد حرام كى طرف پھير ليں اور آپ جہاں بھى ہو اپنے چہرے اس كى جانب پھير لو البقرۃ (144).

يعنى قبلہ كے رخ كى جانب اپنا رخ كرو.

جب نبى كريم صلى اللہ عليہ سلم مكہ سے ہجرت كر كے مدينہ تشريف لائے تو شروع ميں بيت المقدس كى جانب رخ كر كے نماز ادا كرتے رہے، چنانچہ كعبہ كو اپنے پيچھے اور اپنا رخ شام كى طرف كرتے ليكن رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم اس انتظار ميں رہتے كہ اللہ تعالى كب اس كے علاوہ دوسرا حكم ناز فرمائيں، چنانچہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم بار بار اپنا چہرہ آسمان كى طرف كرتے اور استقبال قبلہ كى وحى لے كر جبريل امين عليہ السلام كے نازل ہونے كا انظار كرنے لگے:

جيسا كہ اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

ہم آپ كا چہرہ بار بار آسمان كى طرف اٹھتا ہوا ديكھ ہيں، اب ہم آپ كو اس قبلہ كى جانب پھير دينگے جس سے آپ

خوش ہو جائینگے، آپ اپنا چہرہ مسجد حرام کی جانب پھیر لیں البقرۃ (144).

چنانچہ اللہ تعالی نے مسجد حرام کی جانب رخ کرنے کا حکم دیا، یعنی مسجد حرام کے رخ کی جانب اپنا رخ کریں، لیکن اس میں سے تین مسائل مستثنی ہیں:

پہلا مسئلہ:

جب کوئی شخص استقبال قبلہ سے عاجز ہو، مثلا مریض جو اپنا چہرہ قبلہ رخ نہ کر سکتا ہو، تو اس سے اس حالت میں استقبال قبلہ ساقط ہو جائیگا کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

اللہ تعالی کا تقوی حسب استطاعت اختیار کرو التغابن (16).

اور ايك مقام پر ارشاد باری تعالی اس طرح ہے:

اللہ تعالی کسی بھی جان کو اس کی استطاعت سے زیادہ مکلف نہیں کرتا البقرۃ (286).

اور پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی فرمان ہے:

" جب میں تمہیں کوئی حکم دوں تو اپنی استطاعت کے مطابق اس پر عمل کرو "

صحیح بخاری حدیث نمبر (7288) صحیح مسلم حدیث نمبر (1337)

دوسرا مسئلہ:

جب انسان شدید قسم کی حالت خوف میں ہو، مثلا دشمن یا کسی درندے یا پھر غرق کر دینے والے سیلاب سے بھاگنے والا شخص، تو یہاں اس کا رخ جس طرف بھی ہو وہ نماز ادا کر لے.

اس کی دلیل درج ذیل فرمان باری تعالی ہے:

اور اگر تمہیں خوف ہو تو پیدل ہی سہي، یا سوار ہی سہی، اور جب امن ہو جائے تو اللہ تعالی کا ذکر اسی طرح کرو جس طرح اس نے تمہیں تعلیم دی ہے جسے تم جانتے ہی نہ تھے البقرۃ (239).

یہاں اللہ تعالی کا فرمان:

اور اگر تم خوف کی حالت میں ہو.

یہ عام ہے اور کسی بھی قسم کے خوف کو شامل ہے.

اور اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور جب تم امن میں ہو جائے تو اللہ تعالی کا ذکر اسی طرح کرو جس طرح اس نے تمہیں تعلیم دی ہے جسے تم جانتے ہی نہ تھے البقرۃ (239).

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ خوف کی بنا پر اللہ تعالی کا ذکر ترک کرنے میں کوئی حرج نہیں، اور اس میں استقبال قبلہ بھی شامل ہوتا ہے.

اور مندرجہ بالا دونوں آیتیں احادیث اس پر بھی دلالت کرتی ہیں کہ یہ وجوب استطاعت کے ساتھ معلق ہے.

تیسرا مسئلہ:

دوران سفر گاڑی یا ہوائی جہاز، یا اونٹ وغیرہ پر نفلی نماز میں چنانچہ وہ اس حالت میں جس طرف بھی سواری کا رخ ہو نماز ادا کر سکتا ہے. مثلا وتر، اور قیام اللیل، اور چاشت کی نماز وغیرہ.

مسافر کو بھی مقیم کی طرح سب نوافل ادا کرنے چاہیں صرف رواتب میں اس کے لیے چھوٹ ہے، مثلا ظہر اور مغرب اور عشاء کی سنت مؤکدہ ترک کرنے کی اجازت ہے.

چنانچہ جب وہ سفر کی حالت میں نفل ادا کرنا چاہے تو سواری کا جس طرف بھی رخ ہو نماز ادا کر سکتا ہے، صحیحین میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا کرنا ثابت ہے.

چنانچہ ان تین مسائل میں استقبال قبلہ واجب نہیں.

رہا جاہل کا مسئلہ تو اس کے لیے نماز میں قبلہ رخ ہونا واجب ہے، لیکن اگر وہ قبلہ رخ تلاش کرنے کی کوشش اور جدوجھد کر کے نماز ادا کرے اور بعد میں اس کا اجتھاد غلط ثابت ہو تو اس پر نماز کا اعادہ نہیں ہوگا.

لیکن ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ اس سے استقبال قبلہ ساقط ہو گیا ہے، بلکہ اس کے لیے استقبال قبلہ واجب ہے، اور وہ اس رخ کو تلاش کرنے میں حسب وسعت کوشش اور جدوجھد کرےگا، چنانچہ جب وہ بقدر استطاعت تلاش کرے

اور بعد میں اسے یہ وجہت غلط معلوم ہو تو ادا کردہ نماز نہیں لوٹائےگا اس کی دلیل وہ صحابہ کرام ہیں جنہیں قبلہ تبدیل ہونے کا علم نہ تھا اور وہ مسجد قبا میں ایك روز فجر كی نماز ادا کر رہے تھے کہ ایك شخص آیا اور کہنے لگا:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن مجید نازل ہوا ہے، اور انہیں کعبہ کی طرف رخ کرنے کا حکم دیا گیا ہے، چنانچہ انہوں نے اپنے چہرے کعبہ کی طرف کر لیے ان کے چہرے نماز شام کی طرف تھے تو وہ کعبہ کی طرف گھوم گئے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (403) صحیح مسلم حدیث نمبر (526).

حالانکہ کعبہ ان کے پیچھے تھا تو انہوں نے اپنا رخ کعبہ کی طرف کرنے کے لیے نماز میں ہی گھوم گئے اور اپنی نماز جائی رکھی، یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ہوا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر انکار نہیں کیا، چنانچہ یہ مشروع ہو گا، یعنی اگر انسان جہالت کی بنا پر قبلہ رخ میں غلطی کرے تو اس کی نماز میں اعادہ نہیں ہوگا.

لیکن اگر اسے صحیح رخ کا علم ہو جائے چاہے دوران نماز ہی معلوم ہو تو اس پر قبلہ کی طرف رخ کرنا واجب ہے.

چنانچہ استقبال قبلہ نماز صحیح ہونے کی شروط میں سے ایك شرط ہے تین مواقع کے علاوہ اس کے بغیر نماز صحیح نہیں ہو گی، یا پھر انسان قبلہ رخ تلاش کرنے کے بعد اجتہاد میں غلطی کر بیٹھے " انتہی.

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن عثیمین (12 / 433 - 435).

واللہ اعلم .